خطبۂ صدارت

برائے سترہواں اجلاس آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

منعقدہ مونگیر

بتاریخ یکم و ۲/ مارچ ۲۰۰۳ء

از:

مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی مدظلہ العالی

صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

ناشر

دفتر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ، دہلی

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ، و الصلاۃ و السلام علی رسولہ الأمین خاتم النبیین محمد، و علیٰ آلہ و أصحابہ الغر المیامین ، و بعد :

حضرات ! آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کا یہ اجلاس اس کا سترہواں اجلاس ہے جو اس کے سولہویں اجلاس کے صرف آٹھ ماہ بعد منعقد ہو رہا ہے، بورڈ کے دو اجلاس اتنی قریبی مدت کے فرق سے عام حالات میں منعقد نہیں ہوتے، لیکن سولہواں اجلاس چونکہ صرف صدر کے انتخاب پر ہی مشتمل رہا تھا، اور بقیہ انتخابات کے لئے مقررہ مدت پوری ہونا ابھی باقی تھی اس لئے بقیہ مدت پوری ہو جانے پر باقی رہ جانے والی کارروائی کے لئے اجلاس منعقد کرنے کی ضرورت تھی جس کو اس اجلاس کے ذریعہ پورا کیا جا رہا ہے۔

بورڈ کا یہ سترہواں اجلاس مونگیر کے اس تاریخی شہر میں منعقد ہو رہا ہے جس کو ایک صدی قبل اپنے وقت کے ایک بڑے عالم و مصلح مولانا سید محمد علی رحمانیؒ نے اپنے وقت کے دینی فتنوں کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنا مرکز بنایا تھا، یہ فتنے قادیانیت اور عیسائیت کے فتنے تھے جنہوں نے مسلمانوں کے اس وقت کے حالات کی کمزوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سر اٹھایا تھا، مولانا محمد علی رحمانی کے اس شہر کو اپنا مرکز بلکہ اپنا وطن بنا لینے کی بناء پر ان کے نام کے ساتھ اس شہر کی نسبت مونگیری شامل ہوئی، اور وہ بعد میں مونگیری کے ہی لقب سے یاد کئے جاتے رہے، اس شہر کو بھی ان کے قیام و کام سے بڑا دینی فیض پہونچا، اور ان کے ذریعہ سے دین و ملت کی بڑی خدمت ہوئی، پھر ان کی فیض رسانی کا سلسلہ ان کے بعد بھی جاری رہا جس کا بڑا سہرا ان کے نامور جانشین اور فرزند حضرت مولانا منت اللہ رحمانیؒ کے سر بندھا، ان کا بھی علمی و دینی خصوصیات کے ساتھ ملی معاملات میں خدمت کرنے کا خاصا حصہ رہا، ان کو بہار و اڑیسہ کے امیر شریعت کا منصب ملا۔ اور ۱۹۷۲ء میں آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی تشکیل کے وقت ان کو اس کا جنرل سکریٹری منتخب کیا گیا

www.abulhasanalinadwi.org

جس کے تعلق سے انہوں نے صدر بورڈ مولانا قاری محمد طیب صاحب، پھر مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ کی رفاقت اور ارکان بورڈ کی معاونت میں ملت اسلامیہ ہندیہ کی اہم خدمات انجام دیں، آج ان ہی کے شہر میں یہ اجلاس منعقد ہورہا ہے، اور ان کے موقر فرزند اس کے انتظام میں پیش پیش ہیں، یہ ایک ایسی مناسبت ہے جس کی رو سے مولانا مرحوم کی اور ان کے عظیم المرتبت والد کی روح انشاء اللہ مسرور وشاداں ہوگی۔

حضرات! آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ آج سے تیس سال قبل ایسے حالات میں تشکیل پایا تھا جن میں مسلمانوں کے لئے اپنے اسلامی عائلی قوانین پر عمل کرنے کے اختیار کو چیلنج کیا جارہا تھا، اور یہ چیلنج ملک کی اکثریت کے بعض حلقوں کی طرف سے کیا جارہا تھا، جو اگر کامیاب ہوجاتا اور عمل میں آجاتا تو اس ملک میں مسلمانوں کا اپنی اسلامی شریعت پر عمل کرنے کا راستہ مسدود ہوجاتا، اور اس کے نتیجہ میں مسلمان جب اپنے مذہبی احکام پر عمل کرنے سے محروم ہوجاتے تو ان کا اسلام سے ربط بھی قابل اعتبار نہ رہتا، اور یہ صورت مسلمانوں کے لئے گوارہ کرنے کے قابل نہ تھی۔ اس ملک کا دستور سیکولر رکھا گیا ہے جس سے ملک کے ہر مذہب والے کو اپنے مذہب کے مطابق عمل کرنے کا حق دیا گیا ہے، مسلمانوں کو بھی یہ حق حاصل ہے، اور اس کی بناء پر وہ اپنا حق طلب کرسکتے اور اس کے خلاف ہر چیلنج کو رد کرسکتے ہیں، مسلمانوں نے اپنے اسی حق کے تحفظ کے لئے اس بورڈ کی تشکیل کی، یہ ایک بہت مفید اور ضروری اقدام تھا، بورڈ اس ملک میں مسلمانوں کے مذہبی تشخص جیسے بنیادی مسئلہ کے لئے ان کا متحدہ پلیٹ فارم بنا، اور تحفظ شریعت کی راہ میں اس نے اہم خدمت انجام دی، اور یہ سلسلہ برابر جاری ہے، بورڈ کی اہم کارکردگی کا موقع خاص طور پر اس وقت آیا جب بورڈ کی تشکیل کے ۱۲ سال بعد عائلی قوانین کے ایک معاملہ میں سپریم کورٹ نے شریعت اسلامی کے خلاف فیصلہ دیا۔ بورڈ نے اس کی تبدیلی کے لئے قانونی اور جمہوری طریقہ سے بھرپور کوشش کی، ایک طرف اس نے پورے ملک میں اس مسئلہ کی اہمیت واضح کرنے کے لئے مسلمانوں سے رابطہ پیدا کیا اور خطرہ سے آگاہ کیا، دوسری طرف ذمہ داران حکومت کو اسلامی شریعت کے تحفظ کو قائم رکھنے کی ضرورت بتائی، بالآخر ملک کی قانون ساز مجلس (پارلیمنٹ) سے اس مشکل کا حل

www.abulhasanalinadwi.org

حاصل کرالیا، اس کامیابی سے بورڈ کا وقار اور مقام بہت بڑھا، اور بورڈ کو بڑی اہمیت حاصل ہوئی، اور مسلمانوں کو اپنے دینی معاملات میں بورڈ اپنا متحدہ اور اعلیٰ ملی نمائندہ ادارہ محسوس ہونے لگا جو ان کے شریعت اسلامی کے معاملات میں حکومت اور ملک کے ذمہ داروں میں مناسب نمائندگی کرسکتا ہے، چنانچہ ایسے ہر موقع پر مسلمانوں کی نگاہیں بورڈ کی ہی طرف جاتی رہیں، اور اس طرح بورڈ پر بڑی ذمہ داری عائد ہوگئی جس کو حسب ضرورت پورا کرنے کے لئے بورڈ کو بڑی سوجھ بوجھ کے ساتھ اور گروہی و انفرادی مفادات و مصلحتوں سے بلند ہوکر کام کرنے کی ضرورت پڑتی ہے، لہذا بورڈ کی یہ اولین ذمہ داری ہے کہ بورڈ انفرادی نیز جماعتی تفرقہ واختلاف سے بچتے ہوئے کوشش کرتا رہے، بورڈ کی قوت وطاقت اسی رویہ میں مضمر ہے۔ اس کے لئے بورڈ پر یہ بات بھی عائد ہوتی ہے کہ بورڈ جس مقصد کے لئے وجود میں آیا وہ اپنے کو بنیادی طور پر اسی کے ساتھ مربوط رکھے، اس کے علاوہ دیگر ثانوی اور ذیلی سطح کے معاملات میں اپنے کو زیادہ مشغول نہ کرے، اور اس امر کی گنجائش یوں بھی ہے کہ مسلمانوں کے ثانوی اور ذیلی معاملات کو علی العموم مسلمانوں کی مختلف جماعتیں اختیار کرتی اور ان کے لئے کام کرتی ہیں، وہ امت کے مختلف مسائل کو علیحدہ علیحدہ یا کچھ حد تک مشترک طریقہ سے بھی انجام دینے کی کوشش کرتی ہیں، اس طرح بورڈ کو ان میں کم سے کم پڑنے کی سہولت حاصل ہے، لہذا وہ اپنے اصل کام اور اپنے اصل مقصد پر توجہ مرکوز رکھ سکتا ہے۔

بورڈ کا وہ اصل کام اور بنیادی ذمہ داری جس کے لئے اس نے اپنی تشکیل کے وقت اپنی جدوجہد کا سفر شروع کیا وہ **اسلامی شریعت کا تحفظ** ہے، جس کا ایک وقیع حصہ عائلی قوانین ہیں، تحفظ شریعت کا یہ کام بورڈ کے زیر عمل تاحال چلا آرہا ہے، درمیان درمیان میں بعض دیگر معاملات بھی اس کے زیر عمل آتے رہے، اور بورڈ نے ان میں بھی اپنا تعاون دیا، لیکن بورڈ کے سامنے بنیادی کام اور اصل ذمہ داری تحفظ شریعت کے ہی مختلف پہلو رہے ہیں۔

(۱) تحفظ شریعت کے ان مختلف پہلوؤں میں ایک تو شریعت کو حکومت یا اکثریت کی دخل اندازی سے محفوظ رکھنا ہے، اس کے لئے جہاں قانون کے سہارے کی

www.abulhasanalinadwi.org

ضرورت پڑتی ہے تو **قانون کا سہارا لینا** ہے، چنانچہ پہلے بھی مختلف معاملات میں عدالت سے رجوع کیا گیا اور اب بھی کیا جاتا ہے۔

(۲) اور اگر **ذمہ داران حکومت کے ساتھ افہام و تفہیم** کی ضرورت ہو تو اس ذریعہ کو اختیار کرنا بھی بورڈ کی ذمہ داری ہے جیسا کہ شاہ بانو کیس میں کیا گیا۔

(۳) تحفظ شریعت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ ہمارے ہموطن غیروں کے ذہنوں میں شریعت اسلامی کے بارے میں **جو غلط فہمیاں ہیں ان کو دور کیا جائے**، اس کام کو دعوتی اور علمی انداز میں اور ذرائع ابلاغ کو مہارت وقابلیت کے ساتھ استعمال کرنے سے انجام دیا جاسکتا ہے، اور یہ کام ایسے ملک میں جہاں ہم غیروں کے بیچ میں رہتے ہیں اہم اور بنیادی کام ہے، اگر اس کو بھرپور طریقہ سے اور اخلاق ومحبت کے انداز سے کیا جائے تو مسلمانوں کے بہت سے وہ مسائل جو وطنی بنیاد پر الجھتے چلے گئے ہیں بڑی حد تک حل ہوسکتے ہیں۔

(۴) تحفظ شریعت کا ایک اہم پہلو جو بڑا بنیادی اور اہم ہے وہ یہ ہے کہ خود **مسلمانوں کی زندگی میں تحفظ شریعت ہو**، کیونکہ یہ بات معقول اور مناسب نہیں ہے کہ ہم حکومت سے اور عدالت سے کہیں کہ ہماری شریعت میں تبدیلی یا مداخلت نہیں ہوسکتی اور ہم خود اپنے معاشرہ میں شریعت کو محفوظ وقائم نہ رکھیں، شادیوں کے موقعوں پر لڑکی والوں پر ایسا بوجھ ڈال دینا کہ اس کو اپنی استطاعت سے زیادہ سمجھنے کی وجہ سے لڑکی والے لڑکی کو بٹھائے رکھیں بری بات ہے، اس تاخیر سے اس کی عمر ڈھل جاتی ہے، یا لڑکی والے قرض بلکہ سودی قرض سے اس بوجھ کو اٹھا لیتے ہیں، اور خود اپنی معیشت اس قرض کی ادائیگی میں برباد کرلیتے ہیں، اس کے علاوہ خود شادی کے انعقاد پر بلند معیار کا مسرفانہ مظاہرہ لازم سمجھا جاتا ہے، وہ بھی طرفین کے لئے یا کم از کم ان میں سے ایک کے لئے بہت زیادہ زیربار کردینے والا ہوتا ہے، مزید یہ کہ لڑکے والوں کی طرف سے لڑکی والوں سے جو جہیز مطلوب ہوتا ہے وہ اگر ان کے مطلوبہ معیار سے نہیں ملتا تو وہ لڑکی کی جان کے ہی درپے ہوجاتے ہیں۔ لڑکی والوں پر جہیز اور دیگر مصارف کا بوجھ ڈال دینے

www.abulhasanalinadwi.org

سے شوہر کو بیوی گویا مفت یا بطور تحفہ کے مل جاتی ہے، لڑکی کی یہ بے قیمتی بعض وقت اس کے لئے بعد میں وبال جان بن جاتی ہے جب کہ اس کو شوہر ذرا سے عذر میں بآسانی چھوڑ دیتا ہے، لیکن اگر شادی میں بیوی کو لانے میں شوہر پر مناسب حال بوجھ پڑے جیسا کہ اسلام کا حکم ہے تو شوہر بیوی کو مفت کا تحفہ سمجھ کر آسانی سے نہیں چھوڑ سکتا، لہذا ضرورت ہے کہ اصلاح معاشرہ کی مہم میں یہ بھی سمجھایا جائے کہ شادی کے اصل مصارف شوہر کے ذمہ ہیں جس میں مہر کی اہمیت بنیادی ہے، جہیز اور دیگر اشیاء اگر دباؤ سے لی جارہی ہوں تو اسلامی نقطۂ نظر سے وہ مال حرام کے حکم میں ہیں۔

اس سلسلہ کی کوتاہیاں نہ صرف یہ کہ شریعت اسلامی کے خلاف ہیں بلکہ انسانی اخلاق و کردار کے بھی منافی ہیں، ضرورت ہے کہ اس کی اصلاح کے لئے زبردست مہم چلائی جائے، شریعت اسلامی کا تحفظ اس پہلو میں بھی کرنے کی ذمہ داری بورڈ پر عائد ہوتی ہے۔ اس کے لئے بورڈ کے پروگرام میں اصلاح معاشرہ کا کام ہے، اس کی طرف خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔

(۵) تحفظ شریعت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ مسلمانوں کی عائلی زندگی میں جو نزاعات ابھرتے ہیں ان کے حل کے لئے ہم کو ان عدالتوں سے رجوع کم سے کم کرنا چاہئے جہاں اسلامی عائلی قوانین سے واقفیت یا ان کی پسندیدگی نہیں ہے، کیونکہ ان سے ہمارے لئے مطلوبہ حل حاصل کرنا مشکل ہے، اور عدالتوں میں مقدمات کی کثرت کی وجہ سے فیصلہ آنے میں بہت تاخیر بھی ہوتی ہے، اس طرح کے امور کی وجہ سے یہ فیصلہ کیا گیا کہ **دار القضاء قائم کئے جائیں**۔ اور مسلمانوں کو اپنے شرعی نزاعات ان میں لیجانے کو کہا جائے، چنانچہ اس پر عمل ہوا، اور وہ جہاں بھی ہوا بہت مفید ثابت ہورہا ہے، اور دار القضاء کا قیام قانونی طور پر صحیح بھی ہے کیونکہ قانونی طور پر برادریوں کے جھگڑے ان کی پنچایتوں کے ذریعہ خاصی حد تک حل کئے جاتے ہیں، اور قانون اس کی اجازت دیتا ہے، لہذا دار القضاء کی حیثیت مسلمانوں کے لئے ایک طرح سے بلکہ قانون کی رو سے شرعی پنچایت کی بنتی ہے، لہذا یہ مسلمانوں کے عائلی جھگڑوں اور شرعی

www.abulhasanalinadwi.org

نزاعات کے حل کے لئے مفید اور مطابق شریعت حل ہے، چنانچہ ہمارے بورڈ نے اس حل کو مناسب سمجھا ہے، ضرورت ہے کہ دار القضاؤں کا قیام وسیع اور کثیر طریقہ سے کیا جائے تاکہ ان تک پہنچنے اور ان سے مدد لینے میں مسلمانوں کو دشواری نہ ہو۔

تحفظ شریعت کے معاملہ میں اس طرح کے پہلوؤں پر اگر خاطر خواہ توجہ صرف کی جائے گی، نیز متعلقہ مسائل کے حل میں خود سے مدد ملے گی تو ایک طرف ہم کو شریعت کے تحفظ کے لئے آواز بلند کرنے کی کوئی بڑی ضرورت پیش نہیں آئے گی، دوسری طرف ہمارا مسلم معاشرہ ایک ستھرا اور مثالی معاشرہ بن سکے گا، نیز مسلمانوں کو آپس کی ہم آہنگی اور معاشرتی عافیت وسلامتی حاصل ہوگی، اور اس کے ساتھ ساتھ یہ صورت حال ہمارے ہم وطن اغیار کے لئے قابل تقلید بھی بن سکے گی، اور اس سے اسلام کے متعلق غیروں میں جو غلط فہمیاں ہیں وہ دور ہوں گی، اور ان کو اسلام سے قریب کرنے کا موقع بھی ملے گا۔

حضرات ! **بابری مسجد کا مسئلہ** شروع میں صرف ایک قانونی مسئلہ تھا اس کے بارے میں مسلمانوں اور غیر مسلموں دونوں کے صرف ذمہ دار اور مسئلہ کی اہمیت سے صحیح واقف کار افراد ہی جانتے تھے، اس وقت قانونی کارروائی زیادہ موثر انداز میں ہوسکتی تھی، اور بلا فرقہ وارانہ تناؤ کے مسئلہ حل ہوجاتا یا کم از کم قابو میں لے آیا جاتا، لیکن یہ مسئلہ عوامی مسئلہ بن جانے کے بعد سیاسی اغراض رکھنے والوں کی دلچسپی کے دائرے میں داخل ہوگیا جس کی وجہ سے اس کے حل میں طوالت بھی ہورہی ہے، اور اکثریتی فرقہ میں ان کے تعصب زدہ قائدین غلط فہمیاں پیدا کر کے ان میں مسلم دشمنی جذبات ابھارنے کا موقع پا رہے ہیں، اس طرح دونوں فرقوں کے درمیان تناؤ بڑھا اور جذبات ابھرے جو ملکی حالات کے سکون کو برباد کرنے کا ذریعہ بھی بن رہے ہیں، اس کے تدارک کی طرف خاص طور پر ملک کے ذمہ داروں کو توجہ دینے کی ضرورت ہے، فرقہ وارانہ ٹینشن وظلم جس کا

www.abulhasanalinadwi.org

اظہار ہندو متعصب تحریکات کی طرف سے خوب کیا گیا اور کیا جارہا ہے، وہ مسلمانوں کے لئے نقصان دہ جو ہے وہ تو ہے، لیکن وہ خود ہندو قوم کے مزاج کو بگاڑنے والا ہے، مزاج بگڑنے پر یہ ٹینشن اور ظلم خود ان کے گروپوں اور طبقوں کے درمیان بھی استعمال ہوگا، افسوس ہے کہ ملک کے قائدین صرف الکشنی مصلحت سے اس بگاڑ کی مضرت کو نظر انداز کررہے ہیں، ان حالات میں ہمارے قائدین کو بھی بہت سوجھ بوجھ اور دوراندیشی کے رویہ پر کاربند ہونے کی ضرورت ہے، چونکہ اس تناؤ سے نقصان ہم مسلمانوں کو زیادہ ہوسکتا ہے اس لئے فرقہ وارانہ تناؤ کو کم کرنے کی جو تدابیر ہمارے کرنے کی ہیں ان کی طرف توجہ ہمارے رہنماؤں کو خاص طور پر کرنا ہے، اور اللہ تعالیٰ سے ہم کو خصوصی دعاء بھی کرنا چاہئے کہ ملک کی ۲۰ کروڑ کی یہ آبادی ملک میں عزت وامن کے ساتھ اور اپنی ملی خصوصیات کے ساتھ رہ سکے، اور اپنی ذمہ داریوں کی اچھی ادائیگی کرسکے، اور شایان شان طریقہ سے اپنا مستقبل بنا سکے۔

حضرات! اس ملک میں اگرچہ مسلمان اقلیت میں ہیں لیکن وہ اپنی ملی ضرورت کے وسائل اور اپنی ملی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں خود کفیل ہیں، دینی اداروں کے لحاظ سے اور تعلیمی انتظامات کے لحاظ سے اور ملت کی ضرورت کو پورا کرنے کے لحاظ سے وہ دوسروں کے دست نگر نہیں ہیں، اس صورت حال کو جاری رکھنے کے لئے **ہمارے مدرسے اور تعلیمی و مذہبی ادارے قائم رہنا ضروری ہیں**، ان کے خلاف جو مہم چلائی جارہی ہے وہ غلط فہمی پر یا بدنیتی پر مبنی ہے، اس کو افہام وتفہیم کے ذریعہ ہم کو تھامنا ہے۔ اور اس طرح ہم کو اس ملک میں اپنی خصوصیات وامتیازات کو قائم رکھنا ہے، اور اسکے لئے ضروری حکمت عملی اختیار کرتے رہنا ہے، اللہ تعالیٰ مدد فرمائے اور توفیق دے، آمین۔

والسلام

محمد رابع حسنی ندوی

صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

۲۲/۱۲/۱۴۲۳ھ

۲۴/۰۲/۲۰۰۳ء

www.abulhasanalinadwi.org